بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا — اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ۔ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۴ نبوت ۱۳۴۶ ھش | ۳۰ رجب ۱۳۸۷ھ | ۴ نومبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۴۸

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۳ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

—● مکرم اقبال احمد صاحب شاہد مورخہ ۳۱ بروز منگل اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سیرالیون (مغربی افریقہ) روانہ ہو گئے ہیں۔ مقامی احباب نے اسٹیشن پر تشریف لا کر دلی دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کہا۔ روانگی سے پہلے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

—● جماعت احمدیہ لنڈن کے مخلص دوست مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مستقل صدقہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے متعلق فرمایا:۔

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے جائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ہزار سال جانے دو۔ اگر سو دو سو سال بھی مستقل طور پر تمہیں ثواب پہنچتا ہے تو یہ کتنی عظیم الشان کامیابی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں چند سالوں کی قربانی کی حقیقت ہی کیا ہے۔ آنے والی نسلوں میں تمہارا نام عزت سے لیا جائے گا۔" (وکیل المال اول تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

امسال چونکہ رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح نہایت درجہ عام اور وسیع تھی

یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گزشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ یہ وہ امر ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا

(۱) "ہمارے سید و مولیٰ کی اصلاح نہایت وسیع اور عام اور مسلم الطوائف تھی۔ اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گزشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ اور اگر کوئی عرب کی تاریخ کو آگے رکھ کر سوچے تو اسے معلوم ہو گا کہ اس وقت کے بت پرست اور عیسائی اور یہودی کیسے متعصب تھے اور کیونکر ان کی اصلاح کی صدہا سال سے نومیدی ہو چکی تھی۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھئے کہ قرآنی تعلیم نے جو ان کے بالکل مخالف تھی کیسی نمایاں تاثیریں دکھلائیں اور کیسے ہر ایک بد اعتقادی اور ہر ایک بدکاری کا استیصال کیا۔ شراب کو جو اُمّ الخبائث ہے دور کیا۔ قمار بازی کی رسم کو موقوف کیا۔ دختر کشی کا استیصال کیا اور جو انسانی رحم اور عدل اور پاکیزگی کے برخلاف عادات تھیں سب کی اصلاح کی۔ ہاں مجرموں نے اپنے جرموں کی سزائیں بھی پائیں۔ جن کے پانے کے وہ سزاوار تھے۔ پس اصلاح کا امر ایسا نہیں ہے جس سے کوئی انکار کر سکے۔" (نور القرآن صفحہ ۲۸ حاشیہ)

(۲) "جو اصلاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ایسی پہلے کبھی کسی نے نہ دیکھی تھی۔ آنحضرت کے قریب ہی حضرت عیسیٰؑ کا وقت تھا جنہوں نے بارہ آدمی تیار کئے تھے۔ ان میں سے بھی ایک نے پکڑوا دیا۔ اور ایک نے آخری وقت میں منہ پر مخالفت کی اور باقی سب بھاگ گئے۔ ان کے بالمقابل صحابہؓ کو دیکھو کہ انہوں نے اپنی گردنیں نبیؐ کی خاطر بھیڑ بکریوں کی طرح خوشی سے کٹوا دیں۔" (بدر ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۳) "اس رحیم و کریم خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے قرآن مجید جیسی پاک کتاب بھیجکر اور جناب خاتم الانبیاء سید الاولین والآخرینؐ کو دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث فرما کر وحشی انسانوں کو پھر نئے سر سے انسانیت سکھلائی اور کروڑہا دلوں کو ایمان اور عمل صالح سے منور کیا۔"

(آریہ دھرم صفحہ ۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳؍نومبر ۱۹۶۷ء

پیشگوئی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں اس لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اور آپ کی راہ نمائی میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ حضور اقدس علیہ السلام اور آپ کی جماعت موجودہ دنیا کے سامنے وہ شہادت پیش کریں۔ جس سے واضح ہو جائے کہ اس کارخانہ کا ایک خالق اور رب واقعی موجود ہے۔ نہ صرف یہ کہ ایسا وجود ہونا چاہیئے بلکہ حقیقتاً وہ موجود ہے اور اس کی حکمت سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے۔ اور اسی کی حکمتوں سے یہ کارخانہ چل رہا ہے اور وہی جب چاہے یہ سب کچھ فنا کر سکتا ہے۔

اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے نشانات عطا فرمائے ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ انہی نشانات میں پیشگوئیاں اور قبولیت دعا بھی شامل ہیں۔ چنانچہ گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم پیشگوئی پیش کی ہے۔

یہ پیشگوئی اتنی صفائی سے ہماری آنکھوں کے سامنے اس ترتیب سے پوری ہوئی ہے۔ کہ ایک جوئندۂ حق اس سے انکار نہیں کر سکتا اور واقعات اسی ترتیب سے وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ جس ترتیب سے پیشگوئی میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ پیشگوئی میں جہاں عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ سب سے پہلے الفاظ یہ ہیں۔

”اے یورپ تو بھی امن میں نہیں“

ہر ایک جانتا ہے کہ گزشتہ دونوں عالمگیر جنگوں کا آغاز یورپ سے ہوا ہے اور وہ تباہی جو ان دونوں جنگوں کی وجہ سے دنیا پر آئی ہے۔ اس کے ذمہ دار اہل مغرب ہی ہیں اور خدانخواستہ آئندہ بھی اگر تیسری عالمگیر جنگ شروع ہوئی تو اس کا ذمہ دار بھی یورپ ہی ہوگا۔ گویا جس عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ اس کی ابتدا بھی یورپ ہی سے ہوگی۔ یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی۔ یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی۔ جب بظاہر دنیا میں بالکل امن و امان تھا۔ اور یورپین اقوام بزعم خود ساری دنیا کو یسوع مسیح کا پیغام امن سنانے کے لئے زمین کے چپہ چپہ پر وعظ کر رہے تھے۔ اور نجات کی بشارت دے رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہی جانتا تھا کہ یہی قومیں اس کی ہستی کی منکر ہو جائیں گی۔ اور مادہ پرستی اور الحاد کے جنگل میں گرفتار ہو کر دنیا میں فساد کا باعث بنیں گی۔ اور اس عذاب کا دروازہ کھولنے میں پیش دستی کریں گی۔ جو ان کے فسق و فجور کی وجہ سے اور اس کی اشاعت کی وجہ سے دنیا پر واجب ہو جائے گا۔ اس لئے اس نے ایک بندۂ حق کو یہ خبر دی کہ اگر دنیا نے فسق فجور سے توبہ نہ کی تو وہ عظیم عذاب میں مبتلا ہو جائیں گی۔ کیونکہ

”نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔“

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۶ء میں خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی اس لئے شائع کی تھی تاکہ دنیا کو انتباہ کر دیا جائے۔ اور وہ توبہ کی طرف رجوع کریں۔ چنانچہ پیشگوئی میں یہ الفاظ ہیں۔

”توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔“

اور کہ

”خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے“

یہاں اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ کہ عذاب دینا خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہے وہ کوئی ظلم و ستم نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ سے بالکل ہی باغی ہو جاتی ہے۔ اور اپنی عقلمندی پر غرور کرنے لگتی ہے۔ اور فسق و فجور پر مصر ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو دراصل رحیم و کریم ہے۔ اس کو پہلے متنبہ کر دیتا ہے کہ جس ڈگر پر تم جا رہے ہو یہ تم کو تباہی کے دوزخ کی طرف دھکیل رہا ہے۔ اگر لوگ اس انتباہ سے فائدہ اٹھا کر توبہ کر لیتے ہیں تو عذاب ٹل جاتا ہے۔ ورنہ قانون قدرت اپنا کام کرتا ہے۔ اور ایسی قوم کو تہس نہس کر دیتا ہے۔ (باقی)

عقل کے دھوکے کھا کر پھر بھی عقل کے ہیں سودائی

قادرِ جاں کے اُس کو نہ ہم نے دل کی بات بتائی
سچ تو یہی ہے ہم نے سو کر ساری رات گنوائی

کس سے عہد وفا کا باندھیں کس کو کہیں ہم اپنا
اِس دنیا میں دیکھے ہم نے ہر جانب ہرجائی

ٹُوٹ گئے وہ رشتے جن کو سوچ کے ہم نے باندھا
چھُوٹ گئے سب ساتھی جن کی یاری راس نہ آئی

سوزِ دروں کی آگ کے شعلے ہر ہر سانس میں لپکے
ہر ہر گام پہ چلتے چلتے ہم نے ٹھوکر کھائی

گلی گلی کے بن کے بھکاری ہم کو ملی دھتکار
در در کے جب بنے سوالی خوب ہوئی رسوائی

کس نے اس تاریکی میں الہام کے دیپے جلائے
ان کی لَو میں چلے تو اپنی کام آئی بینائی

کس سے کہیں ناہیدؔ ہمیں کس بات پہ رونا آیا
عقل کے دھوکے کھا کر پھر بھی عقل کے ہیں سودائی

عبدالمنان ناہید

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

محبت کے بے پایاں سمندر

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے

(۲)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے:-

ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

(الشوریٰ)

"یہی وہ چیز ہے جس کی اللہ اپنے مومن بندوں کو بشارت دیتا ہے ایسے مومن بندوں کو جو ایمان کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں تو کہدے میں اپنی خدمت کے بدلہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس محبت کے جو اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے کی جاتی ہے"

(تفسیر صغیر ص۶۴۲)

اَلْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کی تشریح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یعنی بحیثیت رسول اس کا مطالبہ کرتا ہوں کہ جو قریب ترین رشتہ دار سے محبت کی جاتی ہے وہ مجھ سے کرو۔ چنانچہ ایک دوسری جگہ اس مضمون کو واضح کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا اور رسول سے رشتہ داروں سے بھی زیادہ محبت کی جاتی ہے وہ مجھ سے کرو۔ چنانچہ فرمایا:-

قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهِ

(سورہ توبہ آیت ۲۴)

یعنی اگر تمہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابل پر اپنے والدین بیٹوں بھائیوں بیویوں اور رشتہ داروں سے زیادہ محبت ہے اور اسی طرح خدا اور رسول کے مقابلہ میں اپنے اموال اور تجارتیں اور جائدادیں زیادہ پسند ہیں تو پھر اللہ کے فیصلہ کا انتظار کرو جو یہ بتا دے گا کہ تم غلط طریق اختیار کئے ہوئے تھے۔ پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ہر مومن کو رشتہ داروں سے بڑھ کر خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرنی چاہیئے یعنی اس کی بات کے مقابلہ میں کسی رشتہ دار کی بات نہیں ماننی چاہیئے۔"

(تفسیر صغیر ص۲۴۰)

پس معتقدین کے دل میں اپنے زمانہ کے ماموریں اور ان کے خلفاء کے لئے اللہ کے بعد سب رشتہ داروں سے زیادہ محبت ہوتی ہے اور وہ اپنے وجود کو فنا کرکے انہی کے ہو جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جائے۔" (ملفوظات جلد اول ص۴)

پس گو بیعت اطاعت پر کی جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانات تازہ بتازہ الہامات الٰہی انوار اور بے شمار برکات کو دیکھ کر عہدِ اطاعت شدید دلی وابستگی اور عشق میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اطاعت کی بیعت کرنے والے اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں ہم خدا کے فضل سے یہی رنگ اور عشق و محبت کی یہی کیفیت دیکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام اپنے احباب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کے دلوں کی بناوٹ ایسی ہے اور وہ اخلاص و مودت سے ایسے خمیر کئے گئے ہیں کہ ایک وقت ہمارے بڑے بڑے کام آ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول ص۳۴۲)

اور حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاص اور ان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جب تک وہ نسبت پیدا نہ ہو جو محب کو اپنے محبوب سے ہوتی ہے تب تک ایسا انشراحِ صدر کسی میں پیدا نہیں ہو سکتا۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم طبع اول ص۷۷۸)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مولوی صاحب اس عاجز کے یکرنگ دوست ہیں اور مجھ سے ایک سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں"۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم طبع اول ص۷۸۳)

اور حضرت سید حامد شاہ صاحب کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ سید صاحب محب صادق اور اس عاجز کے ایک نہایت مخلص دوست کے بیٹے ہیں"۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۷۸۴)

فدائیت و اخلاص عشق و محبت کی خدا کے فضل سے یہی کیفیت ہمیں خلافتِ ثالثہ کے مبارک دور میں نظر آتی ہے۔ جماعت نے گو بیعت میں محض امر معروف میں اطاعت کا عہد کیا تھا مگر انتخابِ خلافت کے موقعہ پر خدائی تصرفات خلافتِ ثالثہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائیدات اس کی نصرت کے بے شمار نشانات تازہ بتازہ الٰہی بشارات عظیم الشان برکات و افضال اور انوارِ سماوی کی پیہم بارشیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے لئے احسان مندی ممنونیت اور شکرگزاری کے بے انتہاء جذبات کے ساتھ ساتھ مخلصین کی اس جماعت کے ہر خورد و کلاں کے دل میں امامِ وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اَيَّدَهُ اللّٰهُ بِنَصْرِهِ الْعَزِيزِ وَاَطَالَ اللّٰهُ عُمْرَهُ وَمَتَّعَنَا بِطُولِ حَيَاتِهِ کے لئے محبت کے بے پایاں سمندر موجزن ہیں جو ان کی آنکھوں کی دمک چہروں کی بشاشت اور جسم کی ہر حرکت و سکون سے عیاں ہے اور جس کا عملی ثبوت دو سال کے قلیل عرصہ ہی میں حضور ایدہ اللہ فداہ نفسی کی ایک درجن سے زیادہ تحریکات کی کامیابی ہے ان میں سے ہر تحریک پر بشاشتِ قلب کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے جماعت کا ہر مخلص خدا کے فضل سے انہیں عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہے جس سے جماعت میں ایک نئی زندگی اور عظیم تغیر پیدا ہو چکا ہے اور اس کا ہر قدم خدا کے فضل سے ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

احباب جماعت کو اپنے پیارے امام سے جو والہانہ محبت ہے خود ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اسکے معترف ہیں چنانچہ سفرِ یورپ سے کامیاب واپس تشریف آوری پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سفر کے دوران جہاں کہیں بھی حضور تشریف لے گئے وہاں کے احمدیوں کی

"آنکھوں میں محبت کے دریا چھلکتے مجھے نظر آئے"۔ (الفضل ۱۶ اکتوبر ۶۷ء)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بارھویں (۱۲) سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب

قرآن مجید، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس۔ ایمان افروز تربیتی تقاریر

(شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کا بارھواں سالانہ اجتماع حسب سابق ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ مؤرخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کو بعد نماز جمعہ دفتر انصار اللہ کے احاطہ میں شروع ہو کر مؤرخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کی دوپہر ایک بجے کے قریب نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کے افتتاح اور اختتام کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہم روح پرور تقاریر فرمائیں۔ مؤرخہ ۲۹ر اکتوبر علی الصبح بھی اجتماع میں حضور تشریف لائے جبکہ اجلاس سوم کی کارروائی جاری تھی۔ اور درس قرآن مجید کے بعد ذکرِ حبیب کے سلسلہ میں ایمان افروز واقعات بیان ہو رہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کچھ وقت کے لئے رونق افروز رہے اور اختتام اجلاس پر جملہ حاضرین کو شرفِ مصافحہ سے نوازا اس طرح بیرونی و مقامی ہزاروں انصار نے حضور کی اس شفقت کریمانہ سے حصّہ پانے کی سعادت حاصل کی۔ گویا تینوں دن حضور نے تشریف لا کر اجتماع کو رونق و برکت بخشی۔

ذیل میں مختصر طور پر اجتماع کے تینوں دنوں کی روداد درج کی جاتی ہے:۔

افتتاحی اجلاس

اجتماع کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۲۷ر اکتوبر کو دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے وسیع گھاس کے پلاٹ میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے مزین مقام اجتماع میں شروع ہوا جس میں جابجا ایمان افروز تربیتی قطعات آویزاں تھے جو ماحول کی روح پروری میں اضافہ کا موجب بنے ہوئے تھے۔

تین بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر اور پُرجوش اسلامی نعرے بلند کر کے حضور کا والہانہ خیرمقدم کیا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سرگودہا کے مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ انصار سے ان کا عہد دہروایا۔ چنانچہ انصار نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دہرانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور نے ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح انصار اللہ کے اس سالانہ اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

دعا کے بعد حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی جس کا خلاصہ الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ ساڑھے چار بجے جب حضور واپس تشریف لے گئے تو اجتماع کی بقیہ کارروائی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن پاک کا درس دیا اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے احادیث نبویؐ کا درس دیا۔ دونوں درسوں کا موضوع نماز باجماعت کی اہمیّت تھا۔ آخر میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پڑھ کر سنائے۔ پانچ بجے پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا جس کے بعد ورزشی مقابلے شروع ہوئے جو نماز مغرب تک جاری رہے۔

اجلاس شب

ساڑھے سات بجے شب دوسرا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے کی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق قائدین مجلس مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبہ جات کی سالانہ رپورٹیں پیش کرنا تھیں۔ چنانچہ صاحبِ صدر کے ارشاد پر مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے قائد عمومی، محترم چوہدری فضل احمد صاحب قائد تعلیم، مکرم ملک محمد رفیق صاحب نائب قائد ایثار، مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تجنید، مکرم کیپٹن محمد عبداللہ صاحب قائد وقفِ جدید، مکرم نسیم سیفی صاحب قائم مقام قائد اشاعت، مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب قائد مالی، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل قائد تربیت، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹیں پڑھ کر سنائیں۔ اور ضروری امور کی طرف اراکین مجلس انصار اللہ کو توجہ دلائی۔

مجلس شوریٰ

اس کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا اس کی صدارت کے فرائض بھی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے سرانجام دئے۔

اس میں شوریٰ ۱۹۶۷ء کے ایجنڈے کے مطابق تجاویز پر غور و خوض شروع ہوا اور متعدد اہم امور کے متعلق جن کا تعلق انصار اللہ کے مختلف شعبوں سے تھا نمائندگان سے مشورہ اور رائے لی گئی۔ مجلسِ شوریٰ کے یہ مشورے بطور سفارش حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (صدر مجلس) کی خدمت میں پیش کر دئے جاویں گے تاکہ حضور آخری فیصلہ صادر فرمادیں۔

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہا۔

قبولیتِ دعا کی دو مثالیں

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے قبولیتِ دعا کی دو ایمان افروز ذاتی مثالیں بیان کیں۔ ان کی تقریر کے ساتھ اجلاس شب دس بج کر چالیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ (باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف دو ماہ رہ گئے ہیں لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ ہر جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے سَو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدہ داروں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ براہ مہربانی اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جدوجہد میں چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی نظرانداز نہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مغربی پاکستان میں اُردو کی ترویج و ترقی

مرکزی اردو بورڈ کی کارکردگی کا جائزہ

(۲)

جہاں تک مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان قومی یکجہتی اور یگانگت کو مزید استوار کرنے کا تعلق ہے ایک کتاب شائع کی گئی ہے اس کا نام "تذکرہ صوفیائے بنگال" ہے۔ مشرقی پاکستان پر ایک اور کتاب کی تیاری کا اہتمام ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں مشرقی پاکستان کی ثقافتی روایات کی عکاسی اور بنگالی فن و ادب میں مسلمانوں کی گرانقدر خدمات کا تذکرہ ہوگا۔ اس کتاب کا نام ہے "مشرقی پاکستان۔ تعارف"۔

جہاں تک مسلح افواج پاکستان کا تعلق ہے۔ پاکستان کی بری۔ بحری۔ اور فضائی افواج پر معلومات عامہ کی تین کتابیں شائع کی جائیں گی۔ ان کتابوں میں دفاعی سرحدوں سے متعلق معلومات سے عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔

فنون اور آثار قدیمہ

(Art and Archaeology) کی اہمیت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ یہ دونوں قومی یکجہتی اور اتحاد میں اپنا ایک خاص کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی اسی افادیت کے پیش نظر پاکستان کے مختلف علاقوں کے باشندوں کے مابین مشترکہ میراث اور ثقافتی یکجہتی کے جذبے کو اجاگر کرنے کے لئے ایک منصوبہ پر عمل شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں نامور اہل قلم سے "اسلامی آرٹ اور مسلم آرٹسٹس" "فن مصوری" "پاکستان میں فن اور اہل فن" پر کتابیں لکھوائی جا رہی ہیں۔ ایک اور کتاب "مغربی پاکستان کی مشہور پرانی مسجدیں" بھی لکھوائی جا رہی ہے۔ اس کتاب میں مسلمانوں کے فن تعمیر کی نمایاں خصوصیات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کے علاوہ اور بھی کتابیں عنقریب لکھی جائیں گی جو مسلم فن تعمیر۔ پاکستان کے عجائب گھروں موہنجو دارو۔ ہڑپا اور ٹیکسلا کے بارے میں ہوں گی۔

مرکزی اردو بورڈ نے تاریخ اور سوانح حیات لکھنے کو ہمیشہ فوقیت دی ہے۔ اس سلسلے میں بعض منصوبے بنائے گئے ان میں سے چند کی تفصیل حسب ذیل ہے

(الف) تاریخ مغربی پاکستان لکھنے کے سلسلے میں کافی کام ہو چکا ہے۔ اس میں زمانہ قدیم سے آج تک کے حالات ہوں گے۔

(ب) "صوفیائے سرحد" کے نام سے ایک کتاب شائع کی گئی ہے۔ اس میں اس علاقے کے مسلمان صوفیائے کرام کی سوانح حیات درج ہیں۔ اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ ان حضرات نے برِ اعظم پاک و ہند میں اسلام پھیلانے میں کیا کردار ادا کیا۔

(ت) "تاریخ سندھ" کے نام سے ایک کتاب لکھی جا چکی ہے جو ابھی تک پریس میں ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب سال رواں ختم ہونے سے پہلے ہی منظر عام پر آ جائے گی اس کتاب کا دوسرا حصہ زیر تکمیل ہے اور اس سلسلے میں کام تسلی بخش طور پر جاری ہے۔

اردو زبان کو مقبول عام اور عام فہم بنانے کے سلسلے میں مرکزی اردو بورڈ نے لغات کی تیاری میں بھی پوری تندہی سے کام کیا ہے۔ ایک اردو۔ پشتو ڈکشنری شائع ہو چکی ہے۔ اسکول کے بچوں کے لئے ایک ابتدائی اردو۔ اردو ڈکشنری لکھی جا چکی ہے۔ ایک اردو۔ بلوچی ڈکشنری لکھی جا رہی ہے توقع ہے کہ اردو پنجابی ڈکشنری پر کام جلد ہی شروع ہو جائے گا۔ مشہور و معروف کتاب "تھیسارس" (THESSAURUS) کے خطوط پر ایک اردو کتاب تکمیل ہو رہی ہے۔ اور اسی طرح انگریزی۔ اردو طبی ڈکشنری بھی زیر تکمیل ہے۔

جہاں ترجمے کا تعلق ہے اس طرف اردو بورڈ نے خاص توجہ دی ہے اس سلسلے میں مختلف موضوعات پر کئی اہم کتابوں کا ترجمہ کرنے کا جو منصوبہ بنایا گیا ہے اسے بہت سے دوسرے منصوبوں پر فوقیت دی گئی ہے۔ کئی تراجم تو اب تک مکمل بھی ہو چکے ہیں اور شائع بھی کئے جا چکے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جو ابھی زیر تکمیل ہیں۔ جناب ہیکٹو بولتھو نے قائد اعظم کی جو سوانح حیات لکھی ہے۔ اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اسی طرح ابو حنیفہ کی کتاب "الاخبار الطوال"

(AL-AKHBARUTTIWAL)

بھی شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب مسلمانوں کی تاریخ کی نہایت ہی اہم دستاویز ہے۔ کتاب "خلاصۃ التواریخ"

(KHULASAT-UT-TAWARIKH)

کا بھی اردو ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہندوستان اور پاکستان کی تاریخ پر ایک مستند کتاب کا درجہ رکھتی ہے نہ صرف یہی بلکہ برِ اعظم ہند و پاکستان میں تاریخ کے مسلم عہد پر ایک کتاب کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ یہ مشہور و معروف کتاب "معاصر الامراء"

(MASSIRUL UMARA)

ہے "بلوغ الارب" نامی کتاب کا ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ یہ کتاب عرب کے باشندوں کی تاریخ۔ زبان اور ثقافت کے بارے میں ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں میں شائع ہوگی۔ ایک اور کتاب کا ترجمہ بھی مکمل ہو رہا ہے۔ اس میں مسلمانوں کے مشہور خلیفہ ہارون الرشید کے کارناموں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ جن دوسری اہم کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے ان میں "طبقات ناصری"

(TABAQAT-E-NASIRA)

اور "تاریخ فیروز شاہی"

(TARIKH-FEROZE SHAHI)

اور "الاعلان بالتوبیخ"

(AL-I-LAN BITTAUBIKH)

بھی شامل ہیں۔

موجودہ زمانے میں ٹائپ رائٹر کسی بھی زبان کو ترقی و ترویج میں نہایت اہم مانا جاتا ہے۔ بغیر اس کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زبان ادھوری ہے۔ اس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر اردو بورڈ نے اردو ٹائپ رائٹر کی طرف مناسب توجہ دی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے بڑا مسئلہ اردو ٹائپ رائٹر کے لئے ایک مشترکہ بورڈ کا تھا۔ آخر کار اس مسئلے کا حل نکل ہی آیا اگرچہ منظور شدہ "کی بورڈ" صرف اردو کی ضروریات پوری کرنے کی خاطر ہی بنایا گیا ہے۔ لیکن اس سے پشتو پنجابی اور سندھی کی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں۔ یہ "کی بورڈ" بالکل تیار ہے۔ اور ایک جرمن فرم مشین مکمل کرنے میں مشغول ہے اور امید ہے کہ یہ جلد ہی بازار میں فروخت ہونے کے لئے آئے گی۔

سچ پوچھئے تو مغربی پاکستان میں مرکزی اردو بورڈ کا کام اتنا آسان نہیں۔ بلکہ اس کا کام چنداں مشکل ہے۔ مشرقی پاکستان میں تو سب سے بڑی ایک ہی زبان ہے یعنی بنگالی۔ جو وہاں ہر علاقے میں ہر شخص بولتا اور سمجھتا ہے۔ اس کے برعکس مغربی پاکستان میں بھانت بھانت کی بولیاں بولی جاتی ہیں۔ یہاں کئی اہم علاقائی زبانیں ہیں۔ مثلاً پنجابی۔ پشتو۔ سندھی اور بلوچی اس لئے اردو کی ترقی و ترویج کے ساتھ ساتھ مرکزی اردو بورڈ کو ہمیشہ ان زبانوں کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اردو بورڈ کا کام زیادہ آسان ہوتا۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے شوہر حکیم محمد عبد العزیز صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام دو تین ہفتہ سے بعارضہ عرق النساء سخت بیمار ہیں۔

(اہلیہ حکیم محمد عبد العزیز ربوہ)

۲۔ میری لڑکی عزیزہ شمیم اختر شریف ایم اے صدر لجنہ اماء اللہ پشاور برائے اعلیٰ تعلیم ماہ ستمبر ۱۹۶۷ء میں لنڈن چلی گئی ہے۔

(خواجہ محمد شریف ریٹائرڈ ڈپٹی ڈسٹرکٹ انسپکٹر)

۳۔ میری بچی عزیزہ منصورہ بیگم کو پرسوں سے شدید بخار ہے۔ نیز عرصہ تین چار سال سے مجھے پیٹ میں ناف کے بائیں جانب درد ہوتا رہتا ہے۔ بعض اوقات بدہضمی بھی ہو جاتی ہے۔ اگر کسی دوست کو نسخہ معلوم ہو تو براہ کرم اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

مبارک احمد ظفر سکرٹری مال جماعت احمدیہ نزگلی ضلع گوجرانوالہ

۴۔ میرے بھائی جان مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ مغربی پاکستان کو سکوٹر کے حادثہ میں سر اور پاؤں کی ہڈی کو ضرب ہو گئی ہے۔

شیخ طاہر احمد منیر ایم اے ربوہ

۵۔ میری بیوی بوجہ پیدائش لڑکے کے از حد کمزور ہے (حافظ مبین الحق شمس)

۶۔ یہ عاجز ایک عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہے۔

(حکیم نور علی خان فلیمنگ روڈ لاہور)

۷۔ جماعت احمدیہ دورسیاں جہلم آزاد کشمیر کے پریذیڈنٹ مولوی فضل احمد صاحب کو گر جانے کی وجہ سے پنڈلی اور بازو پر سخت چوٹ آئی ہے (عبد اللطیف جہلم)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

یہ نا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال ۲۰ اکتوبر کو خطبہ جمعہ کے دوران تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا تو جو وعدے اول مرتبہ پر دفتر ہذا میں پہنچے ان کی ایک قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ اس درخواست کے ساتھ کہ ان سب کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (وکیل المال اول)

نمبر شمار	نام مجاہدین	رقم موعودہ
۱	حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲۵۰۰
۲	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	۱۲۰۰
۳	صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ	۲۷۹
۴	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ	۵۰۰
۵	صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر	۳۵۷
۶	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا	۳۴۸
۷	صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیٹر ریویو	۱۱۰
۸	سید میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ	۹۴
۹	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا	۵۵۰
۱۰	صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ	۹۴۷
۱۱	" مرزا انس احمد صاحب ایم اے	۲۲۵
۱۲	مولوی عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی کراچی	۱۱۵۰
۱۳	حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ	۱۰۰
۱۴	الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب میو واحقین سیالکوٹ	۱۰۵۹
۱۵	" چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال	۱۶۴
۱۶	سرور عبد الحق صاحب شاکر وکالت مال	۸۲-۸۵
۱۷	مرزا محمد اسماعیل صاحب چمن (بلوچستان)	۱۱۲-۰۰
۱۸	حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب ربوہ	۵۳-۵۰
۱۹	چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نائب وکیل المال	۶۴-۰۰
۲۰	مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم	۳۱۴-۰۰
۲۱	" " احسان الرحمان صاحب وکالت مال	۱۸۰-۰۰
۲۲	چوہدری نادر علی صاحب "	۵۰۰-۰۰
۲۳	" " مظفر حسین صاحب "	۲۴-۵۰
۲۴	مکرم احمد الدین صاحب کارکن وکالت مال	۲۲-۰۰
۲۵	" محمد ابراہیم صاحب فائق "	۱۸-۰۹
۲۶	" چوہدری فیروز الدین صاحب "	۵۱-۰۰
۲۷	" شیخ راشد احمد صاحب فاروقی "	۵۰-۰۰
۲۸	" حکیم رحمت اللہ صاحب "	۴۰۰-۳۱
۲۹	" رشید احمد مبشر "	۲۰-۰۰
۳۰	" محمد یوسف صاحب ناصر "	۲۴-۰۰
۳۱	" مولوی بدر الدین صاحب	۳۸-۰۰
۳۲	" شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن	۱۰۴-۰۰
۳۳	" چوہدری شبیر محمد صاحب دار النصر ربوہ	۱۵۰-۰۰
۳۴	" ملک محمد بوٹا صاحب تانگہ والے ربوہ	۱۶-۰۰
۳۵	" قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی ربوہ	۲۰-۰۰
۳۶	" عبد الرشید صاحب خوشاب	۵۷-۰۰
۳۷	" مولوی عبد الغفور صاحب دار النصر ربوہ	۵۱-۰۰
۳۸	" منشی محمد صادق صاحب مختار عام ربوہ	۱۲-۰۰
۳۹	" لعل الدین صاحب صدیقی دار النصر ربوہ	۱۰-۶۲
۴۰	" ملک عبد الحق صاحب دار النصر غربی ربوہ	۷-۰۰
۴۱	مکرم مستری محمد ابراہیم صاحب گجراتی ربوہ	۱۴-۵۰
۴۲	" محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال "	۳۴-۰۰
۴۳	" محمد اختر صاحب راجپوت ٹرانسپورٹ سرگودھا	۱۰۰
۴۴	" منصور احمد عمر صاحب دار الرحمت ربوہ	۱۷-۸۵
۴۵	" محمد اسلم صاحب صابر پروفیسر ربوہ	۸۲-۵۰
۴۶	" چوہدری نصر اللہ خان صاحب چک ۵۵	۲۵۰-۰۰
۴۷	" فضل دین صاحب ملیانوالہ سیالکوٹ	۴۰-۰۰
۴۸	" چوہدری محمد افضل صاحب پٹواری دار النصر	۲۱-۰۰
۴۹	" شیخ گلزار احمد صاحب شیخوپورہ	۵۳-۰۰
۵۰	" ڈاکٹر محمد محمود خان صاحب راولپنڈی	۲۶-۰۰
۵۱	" ڈاکٹر داؤد احمد خان صاحب شبقدر ضلع پشاور	۱۲۰-۰۰
۵۲	" محمد شفیع صاحب دھرم پورہ لاہور	۱۴۰-۰۰
۵۳	" ماسٹر محمد انور صاحب ننکانہ شیخوپورہ	۲۴-۱۸
۵۴	" رشید احمد صاحب ناصر سبی (بلوچستان)	۵۴-۰۰
۵۵	" چوہدری سعید احمد صاحب ڈسپنسر سیکھورد	۳۶-۰۰
۵۶	" محمد سلطان اکبر صاحب دار الصدر غربی ربوہ	۷۵-۰۰
۵۷	" عبد الحق صاحب گوگیرہ ضلع ساہیوال	۳۰-۵۶
۵۸	" بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ	۶۴-۶۰
۵۹	" صوبیدار عبد المنان صاحب باڈی گارڈ ربوہ	۵۰-۰۰
۶۰	" عبد الرزاق صاحب کھلروان ربوہ	۱۱۳-۰۰
۶۱	" عبد الغفار صاحب "	۱۱-۰۰

پروگرام فوجی بھرتی

فوجی بھرتی کا پروگرام بابت ماہ نومبر ۱۹۶۷ء درج ذیل ہے۔ بھرتی صبح دس بجے ہوگی۔ (ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۴-۱۱-۶۷	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ سوڈھی جےوالی	سرگودھا
۷-۱۱-۶۷	منگلوار	" بھکر	میانوالی
۸-۱۱-۶۷	بدھوار	" میانوالی	"
۱۱-۱۱-۶۷	ہفتہ	یونین کونسل ہوکہ	سرگودھا
۱۴-۱۱-۶۷	منگل	ریسٹ ہاؤس احمد پور سیال	جھنگ
۱۵-۱۱-۶۷	بدھ	" جھنگ	"
۲۱-۱۱-۶۷	منگل	" ادی پور جھگانہ	"
۲۳-۱۱-۶۷	جمعرات	" ساہیوال	سرگودھا
۲۵-۱۱-۶۷	ہفتہ	اسکول۔ چک مظفر آباد	"
۲۸-۱۱-۶۷	منگل	ریسٹ ہاؤس نزد جنڈانوالہ	میانوالی
۳۰-۱۱-۶۷	جمعرات	" میانی	سرگودھا

اعلانات

ایک کیس منجانب مکرم سیٹھ اللہ جوایا صاحب آف ملتان کے سلسلہ میں مکرم فضل حسین صاحب (رہاشہ) کا جو پہلے محلہ دار الفضل ربوہ میں مقیم تھے۔ موجودہ مکمل ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو فوراً اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ اور اگر ان کے کوئی رشتہ دار یا کوئی اور صاحب یہ اعلان پڑھیں تو وہ ان کے ایڈریس سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء)

درخواست دعا عزیزم ملک جمیل احمد صاحب جاوید خان بحرین کی اہلیہ بیمار ہے ان کے ہاں نو سال کے بعد بچی پیدا ہوئی ہے۔ زچہ بچہ ہر دو بہت کمزور ہیں ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (قاضی شریف احمد سب پوسٹ ماسٹر عارف والہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ رسل وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۹۸

عبدالحمید خان ابن آزیبل خان بہادر عبدالغفور خان قوم خان خیل یوسف زئی۔ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت مارچ ۱۹۱۴ء ساکن زیدہ ڈاک خانہ زیدہ تحصیل صوابی ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

۱۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:۔

(۱) اراضی مزروعہ واقعہ رانا ڈھیری محال ڈھیری زیدہ تحصیل صوابی ضلع مردان ایک ہزار کنال (قیمتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ) اور ۵۰۰ کنال غیر مزروعہ قیمتی ۴۱ ہزار پانچ صد روپیہ۔ ۴۱۵۰۰/- کل ایک لاکھ اکیانوے ہزار پانچ صد روپے/-

ایک سکنی مکان واقعہ رانا ڈھیری محال زیدہ قیمتی دس ہزار روپیہ جس کے ۱/۴ کا میں مالک ہوں یعنی ۲۵۰۰ روپے کا)

۲۔ میں اس تمام مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔

(شرط اول ۱۰۰/- روپے)

العبد: عبدالحمید خان آف زیدہ

کاتب الحروف: چراغ الدین مربی سلسلہ صدر جماعت احمدیہ۔ ایبٹ آباد۔

گواہ شد: عبدالودود خان پسر موصی

گواہ شد: عبدالنعیم خان پسر موصی۔

مسل نمبر ۱۸۹۸۶

ملک نعیم اللہ خان ولد ملک برکت اللہ خان ایڈووکیٹ قوم ککے زئی افغان پیشہ طالب علمی عمر ۲۱/۲ ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۷/DR ۱۱۹ ڈاک خانہ کسووال ضلع ساہیوال صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مئی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میرے والدین مجھے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میری حسب منشر بھی جائداد متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میری وصیت آج کے دن سے ہی نافذ سمجھی جائے و بعد منظوری فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرط اول ایک روپیہ۔

العبد: ملک نعیم اللہ خان احمد واقف زندگی بقلم خود۔ معرفت ہیلتھ سنٹر چوک ساہیوال

گواہ شد۔ حکیم دین محمد احمدی پنشنر اکاؤنٹنٹ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔

گواہ شد: برکت اللہ ملک ایڈووکیٹ ساہیوال۔

مسل نمبر ۱۸۹۸۷

مسرت کوثر سلیم زوجہ چوہدری مبارک احمد سلیم قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالبرکات ربوہ۔ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائداد جو اس وقت ہے مندرجہ ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

گلوبند طلائی ۱ عدد ۲ تولے
کڑے طلائی ۲ عدد ۱½ تولے
بالیاں ۲ عدد ۱۰ ماشے
کانٹے ۲ عدد ایک تولہ
انگوٹھی ۱ عدد ۸ ماشے

کل میزان ۶ تولے در ۱۳۵/- تولہ

کل قیمت ۸۱۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ۲/- روپے)

الامۃ: مسرت کوثر سلیم

گواہ شد: مبارک احمد سلیم خاوند موصیہ

گواہ شد۔ سردار عبدالقادر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جنیوٹ وصیت ۱۵۲۶۵

مسل نمبر ۱۸۹۸۸

میں سلمیٰ بنت مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۷۸۔ج۔ ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت دس گھماؤں اراضی ہے جس کی مالیت پندرہ ہزار روپے۔ اس کے علاوہ میری جائداد نہیں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے یا میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ مذکورہ تمام شقوں کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میری وصیت ۳/۱/۶۷ سے نافذ فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرط اول ۵/- روپے)

الامۃ: سلمیٰ بنت چوہدری ثناء اللہ صاحب چک ۷۸ ج۔ ضلع سرگودہا۔

گواہ شد: ثناء اللہ والد سلمیٰ چک ۷۸ سرگودہا

گواہ شد۔ گل محمد معلم وقف جدید۔

مسل نمبر ۱۸۹۸۹۔

میں خورشید آراء شریف زوجہ چوہدری محمد شریف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶-۶/۳۶ جہانگیر روڈ ایسٹ ڈاک خانہ کراچی ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مئی ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ سات ہزار روپے

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

ہار طلائی ایک عدد وزن ۵ تولے	
جھمکیاں طلائی ۳ عدد وزن ۲ تولے	جملہ مالیت
نگھر طلائی ایک جوڑی وزن ۲½ تولے	۱۸ تولے
نیکلس طلائی ایک عدد وزن ۲½ تولے	قیمت
بالیاں طلائی دو عدد وزن ۱ تولہ	۲۱۶۰/-
انگوٹھیاں ۳ عدد وزن ½ ۱ تولہ	روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ نقد ۵ روپے شرط اول ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ خورشید آراء شریف بقلم خود گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد: چوہدری محمد شریف ولد چوہدری احمد دین مرحوم خاوند موصیہ۔

حب مسان

بچوں کے سوکھے کی بیماری کے لئے مفید و مجرب فی شیشی ۲/- روپے

حب بسماک

خشک کھانسی کے لئے مفید مجرب۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۲/- روپے

حب زعفرانی

بلغمی کھانسی کے لئے مفید قیمت فی درجن پچاس پیسے

دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

ضروری اعلان

عہدیداران انصار اللہ کا نیا انتخاب

جنوری ۱۹۶۸ء تا دسمبر ۱۹۷۰ء

قواعد کے مطابق انصار اللہ کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔

یکم جنوری ۱۹۶۸ء سے انشاء اللہ نئے عہدیدار کام سنبھال لیں گے۔ انتخاب کے لئے قواعد حسب ذیل ہیں امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ ۱۰ر دسمبر تک جملہ انصار اللہ کا ایک خصوصی اجلاس بلا کر آئندہ تین سال کے لئے زعیم/ زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا دیں اور جتنے نام پیش ہوں ان کو حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت صدر محترم کی خدمت میں اپنی سفارش کے ساتھ بھجوا دیں۔

یہ امر مد نظر رہے کہ انتخاب صرف زعیم اعلیٰ یا زعیم انصار اللہ کا ہوگا۔ مجلس عاملہ کے ارکان کو زعیم اعلیٰ / زعیم خود نامزد کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کریں گے۔

۱۔ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا۔ اور اعلانیہ۔

۲۔ انتخاب امیر مقامی یا پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندہ کی نگرانی میں ہوگا۔ جس میں مقام / حلقہ کے اراکین شریک ہوں گے۔ کورم ½ ہوگا اگر ایک بار اجلاس بلانے پر یہ کورم پورا نہ ہو تو دوسری دفعہ کورم ⅓ ہوگا۔

۳۔ انتخاب کے لئے اشارۃً یا وضاحۃً پروپیگنڈا کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۔ کوئی عہدیدار ایک ہی عہدہ کے لئے متواتر تین بار سے زیادہ منتخب یا نامزد نہ ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیں۔

۵۔ ہر اس رکن کے لئے جس کا نام انتخاب کے لئے پیش ہو مندرجہ ذیل امور لازم ہوں گے

i۔ وہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

ii۔ وہ سلسلہ اور مجلس کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

iii۔ وہ راستباز اور دیانتدار ہو اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

امید ہے امراء کرام و صدر صاحبان مذکورہ قواعد کی روشنی میں جلد از جلد انتخاب کروا کر مرکز میں منظوری کے لئے بھجوا دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

استاد کی ضرورت

ماریشس میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے لئے ایک گریجوایٹ استاد کی ضرورت ہے۔ چونکہ سکول کے جملہ اخراجات فی الحال مشن اپنے فنڈ ہی سے پورے کرتا ہے اس لئے کچھ عرصہ تک نسبتاً کم تنخواہ ملے گی۔

جو دوست بیرونی ممالک میں خدمت دین کے جذبہ کے تحت ماریشس جانا پسند فرمائیں وہ وکالت تبشیر سے خط و کتابت کر کے تفاصیل حاصل کر لیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

برائے توجہ انسپکٹر تحریک جدید

مکرمی سید احمد شاہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید ضلع حیدر آباد میں دورہ کر رہے ہیں وہ جلد از جلد مرکز میں پہنچ جائیں۔ ایسے دوست جن کے علم میں ہو کہ مکرم شاہ صاحب کہاں ہیں تو وہ یہ پیغام ان تک پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

احباب فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات جلد ادا فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء میں احباب جماعت کو تاکید فرمائی ہے کہ پہلے سال میں ان کے بڑی ادائیگی کے بعد وعدہ کا جو ⅔ حصہ دو سالوں میں ادا ہونا ہے اس کے کم از کم ۳/۵ کی ادائیگی سال رواں میں کر دیں۔ تا کہ فاؤنڈیشن کے لئے معقول رقم جمع ہو جائے۔ اور اسے نفع مند کاروبار میں لگا کر اس سے جلد آمد حاصل کی جا سکے۔ اور اس آمد سے فاؤنڈیشن کے مقاصد کے حصول کے اخراجات مہیا کئے جا سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہر وعدہ کنندہ دوست کو سال رواں کے آخر تک جو فاؤنڈیشن کا دوسرا سال ہے اور ۳۰ر جون ۱۹۶۸ء کو ختم ہوگا اپنے وعدہ میں سے اس قدر ادائیگی کر دینی چاہیئے کہ وعدہ کا قریباً تین چوتھائی حصہ ادا ہو جائے۔ اور ایک چوتھائی حصہ باقی رہ جائے۔ جو تیسرے سال میں ادا کریں

امید ہے کہ دوست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کر کے حضور کی خصوصی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔ مقامی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۳ر اکتوبر کے خطبہ جمعہ کو جو الفضل مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۶۷ء میں شائع ہو چکا ہے آئندہ جمعہ میں خطبہ جمعہ کے طور پر جماعتوں میں سنائیں۔ اور اس کے بعد بھی یاد دہانی کے طور پر خطبہ وقتاً فوقتاً مثلاً ہر مہینہ کے آخری جمعہ کو سناتے رہا کریں۔ تا کہ احباب کو فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے عطایا بروقت پیش کرنے کے لئے یاد دہانی ہوتی رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس بارہ میں یاد دہانی کرواتے رہنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ وذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین۔

شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات پر پاکستان کا شدید احتجاج

اسلام آباد ۱۳ر نومبر۔ پاکستان نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت مسلمان اقلیت کی حفاظت کرنے اور ان کے حقوق کے تحفظ میں بالکل ناکام ہو چکی ہے اور آئے دن کے فرقہ وارانہ فسادات اور مسلمانوں پر حملے اس بات کا بین ثبوت ہیں۔ حکومت پاکستان نے ان فسادات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور بھارت سے ان کے خلاف احتجاج کیا ہے اسی سلسلہ میں ایک احتجاجی مراسلہ نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمشنر کی وساطت سے بھارت کے دفتر خارجہ کے حوالہ کر دیا گیا پاکستانی مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ بھارت لیاقت نہرو معاہدہ کا احترام کرے اور مسلم اقلیت کو امن سے رہنے کا موقع دے اور ان کے جان و مال کا احترام کرے۔

کراچی ٹیلی ویژن سٹیشن کی افتتاحی تقریب سے صدر ایوب کی تقریر

کراچی ۲ر نومبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں ٹیلی ویژن کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اور جدید زمانے کی ضروریات پوری کرنے میں ٹیلی ویژن اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ملک میں سستے ٹیلی ویژن سیٹ مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

صدر ایوب یہاں کراچی کے ٹیلی ویژن سٹیشن کا افتتاح کر رہے تھے۔ یہ ملک کا پہلا مکمل ٹیلی ویژن سٹیشن ہے۔ اس سے قبل لاہور، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں تجرباتی طور پر ٹیلی ویژن سٹیشن قائم کئے جا چکے ہیں انہوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بڑی تیزی سے بدل رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن بھی بڑی تیزی سے مقبول ہو رہا ہے ہمیں امید ہے کہ اس سے قومی اتحاد و استحکام کے حصول میں آسانی ہو جائے گی۔ صدر ایوب نے دانشوروں اور جدید علوم کے ماہرین کو مشورہ دیا کہ وہ ٹیلی ویژن کے ذریعے اپنے خیالات عوام تک پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹیلی ویژن کے ذریعے صحت مند پروگرام عوام کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔